ENTERED
General Stock Register

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ

نفیس رسالہ قبالہ مظہر حق رسوب و دفع شک و ریب مناظرہ نوح کی مختصر حالت مسمی بنام تاریخی

شکست مفاہت

حسین مولوی محمد حسن فیروزپوری کا شکست بحالہ کی ذلت مٹانے کو مولوی حسین شاہ وحیدیا نجی
عبدالکریم فیروزپوری و مولوی محمد حسن پنجابی و مولوی عبدالقادر ولایتی کی بھردسے پر شبیان اہلسنت
حامیان دین و ملت حیان شرک و بدعت بدۃ العارفین جناب مولانا مولوی رکن الدین صاحب
و ناشرین متین کا سرروس مبتدعین جناب مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب شریعت نصاب نقیب
انتساب و المجدد الزین جناب مولانا مولوی احمد حسین صاحب دعا رو باعث مقبول بارگاہ مورد انوار رب عزیز
جناب مولانا مولوی ارشاد علیصاحب مظلہم و ایدفضلہم سے مناظرہ کی جرأت کرنا ایک سوال سے جواب
بین خلل آنا ایک گھنٹہ نا ایک جلسہ نا گیارہ بجے سے ۵ بجے تک ۶ گھنٹہ کامل سے
بے جواب دیے عیدگاہ سے روانہ ہونا درج ہے لقب

پکے نجدیہ کا چپ مناظرہ

مرتبہ صاحب ... و طبع مستقیم محب سنت حدد و بدعت شاب تقی محصل مترقی مولوی کریم بخش صاحب
... پوری متعلم مدرسہ اہل سنت جماعت بریلی تلمیذ جناب مولوی صوف عالم متبرع
فاضل شرع جلی مستول و معقول حاوی فروع و اصول حامی دین متین ماحی شر مبتدعین جناب مولانا مولوی
سید المصطفےٰ ظفر الدین صاحب قادری برکاتی رضوی بریلوی لازالت شموس علمہ بازغہ و اقمار فضلہ لامعہ

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وکفی ٭ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ٭ لاسیما علی ھذا
الجناب المصطفی ٭ والہ وصحبہ والخلفا ٭ واولیائہ اولی الصدق
والصفا ٭ وعلمائہ اھل الثبات والوفا ٭ وعلینا معھم وبھم یا من
اوعد فعفی ٭ ووعد فوفی

قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

ناظرین۔ دنیا مین آپ نے طرح طرح کے مناظرے دیکھے ہونگے مگر ایسا مناظرہ کہ جس کو اب ہم بیان کرتے ہین شاید خواب مین بھی کسی نے نہ دیکھا ہو۔ اور وہ قصہ نوح کا چھاپ مناظرہ ہی۔ اس مناظرہ کی ابتدا یون ہوئی کہ الور سے پانچ کوس کی مسافت پر موضع بحالہ آباد ہی وہ ایک عرصہ سے وہابیہ رشیدیہ ونذیریہ کا جلسہ گاہ رہا ہی

خفیہ طور پر شیخ نجدی کی تبعین اس مقام مین ریشہ دوانی کرتے رہے ہین۔ لیکن علمائے
اہل سنت الوری کا رعب اس فرقہ باطلہ کے پیر جمنے نہین دیتا تھا۔ مولوی محمد حسین
خلف مولوی محمد مرید صاحب میرزپوری جو وہابی ہین اتفاقاً موضع بحالہ مین آنکلے
لگے بات بات مین شرک اور بدعت کی گٹھری کھولنے۔ کہین مجلس میلاد شریف
اور در رد خوانی اور قیام تعظیمی عرس و تیجہ و چہلم وغیرہ کو جو مستحسنات شرع اور ثواب
رسانی کا ایک نفیس طریقہ ہے جس کی بنیادی پتھر خود بنفس نفیس سردار دو عالم محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے رکھا اور حضور کے بعد خلفاء راشدین اور بیطرح اسکی
عامل رہے کما اخرجہ ابن ابی شیبۃ فی مسندہ عن عباد بن ابی صالح و ابن المنذر و ابن مردویہ
عن انس رضی اللہ عنہ۔ اور اوسوقت سے آجتک حامہ بلاد اسلام حرمین شریفین جدہ
حدیدہ روم و شام مصر و دمیاط حضرموت و حلب و حبش برزنج داغستان ہند و سند
وغیرہا مین رائج ہی۔ بدعت ضلالت کفر و شرک ٹھہرایا۔ کہین جمعہ بند کرنیکا اور کوئی کھانے کا
حکم جاری کیا۔ غرض تشریف لاتے ہی ایک قیامت برپا کردی۔ بیچارے مسلمان
موضع مذکور علمائے الوری کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ شیر
نے شکار زد پر آیا ہوا دیکھکر شیرانہ حملہ کیا۔ یعنی قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حامی
قامع شرک و بدعت سیدی مولانا دیدار علیصاحب و مولانا محمد رکن الدین
صاحب نقشبندی مجددی ادام اللہ برکاتہم بغرض اصلاح فساد موضع بحالہ مین
حسب الطلب تشریف فرما ہوئے رعب حق نے وہابیت کی لومڑی کا دل دہلا دیا
نوبت مولوی کو حجرہ سے باہر آنا بھی دشوار ہوگیا۔ مولانا محمد دیدار علیصاحب دام ظلہ نے
فروزان کی مولوی کو مرعوب و مبہوت دیکھکر تالیف قلب کی اور شفقت عالمانہ اور موعظت
حسنہ سے چاہا کہ شاید مولوی محمد حسن کے عقائد فاسدہ کی اصلاح ہوجاوے
فاضل الوری اپنے پر زور دلائل سے وہابیت کے غنکبوتی جالے کو اڑاتے رہے

اور فیروزپوری مولوی صاحب اپنی بے علمی کی وجہ سے دفع الوقتی کے لیے دم بخود بیٹھے رہے فاضل لوری نے اپنے کریمانہ اخلاق و دیانہ علامت سے مولوی محمد حسن کے سکوت بالغرض کو قبول حق کی علامت تصور کی۔ لیکن زبدۃ السامعین قدوۃ السالکین مولانا محمد رکن الدین صاحب بمقتضائے حدیث بنور صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ (یعنی ڈرو تم فراست مومن سے پس تحقیق وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے) سمجھ رہے تھے کہ مولوی حسن کا سکوت بہ نیت حسن نہیں ہے بلکہ بطور مکائد وہابیہ ہے لہذا مولنا ممدوح نے فیروزپوری وہابی کا پیچھا نہ چھوڑا۔ دوسرے وقت مین مشکوۃ شریف اور کتاب زبدۃ النصائح فی مسائل الذبایح وفیصلہ ہفت مسئلہ وغیرہا دکھا کر یہ امر بخوبی ثابت کر دیا کہ مولنا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی معہ اپنے آبا و اجداد کے عرس و فاتحہ و دہ یتیجہ و چہلم وغیرہ کے قائل و عامل تھے۔ فیصلہ ہفت مسئلہ مصنفہ حاجی امداد اللہ صاحب نے تو غضب ہی ڈھا دیا۔ حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] ب مین مولود شریف مع القیام و سوم و چہلم و عرس وغیرہ کو بڑی شد و مد سے تسلیم کیا ہی اب مولوی حسن کو بجز قبول چارہ ہی کیا تھا انکار اور بدعت سیہ کہنے سے داد اپیرا اور داد ا اوستاد بدعتی قرار پاتے ہین طوعاً و کرہاً امور مذکورہ کے جواز کو تقیہ کے طور سے تسلیم کیا اور بحالہ سے جان چھوڑا کر بھاگے اس شکست فاش نے مولوی حسن کی کمر توڑ دی اور موضع مذکور مین بفضلہ جمعہ اور ختم درود شریف جو فضیلت پناہ فیروزپوری کے صدقہ سے بند ہو گیا تھا وہ سب پھر جاری ہوا جب یہ میوات مین مشہور ہوئی تو مولوی حسن نے میوات سے وہابیت کا استیصال تصور کیا اور اپنی دوکان بگڑتی ہوئی معلوم ہوئی تو ایک جھوٹا اشتہار تین برس کے بعد عاصی برادر کے نام سے شائع کرایا چونکہ وہابیہ رشیدیہ خاتم الکذابین ہین حتی کہ مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ سے خود اللہ جلشانہ کا جھوٹا ہونا ممکن جانتے ہین بلکہ اب تو بضرع قدم فسق

بیشتر بستہ مجتہد فلک ششم مولوی رشید احمد صاحب دام ظلہم نے ایک مہری فتوے
مین تصریح کردی کہ جو شخص خدا یتعالیٰ کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ (معاذ اللہ)
اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے یہ بڑا عیب انبیاؑ سے صادر ہوچکا تو اوسے کفر بالائے طاق گمراہی
فسق کفار فاسق بھی نہ کہو انا للہ وانا الیہ راجعون وہ اصل فتویٰ جامع الفضائل قامع الرذائل
حامی دین متین ماحی شر مبتدعین عالم امجد فاضل ارشد وارث
العلم ابا عن جد فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل۔ فاضل نوجوان جناب مولانا
مولوی محمد حامد رضا نا نصاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی مدظلہم ودام فضلہم کے
پاس موجود ہی۔ تو پھر یہ مسلمہ کذاب کے پیرو دوسرون کو کب بخشنے والے ہین اوس اشتہار
مین جسقدر دروغ وکذب سے کام لیا ہی اوسکی داد وتحسین بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین
دوسری مو ہی نہین سکتی۔ اوس اشتہار کا جواب کسی اہل سنت الوری نے شائع
کرانا اوسی اثنار مین مولانا محمد رکن الدین صاحب کو کھیڑلا سے واسطے انتظام
بعض معاملہ مدرسہ کے طلب کیا مولنا صاحب کا کھیڑلا پہونچنا ہوا کہ اہل نوح نے مولوی
فیروزپوری کو مناظرہ کے لیے طلب کیا مولوی حسن کو بحالہ کے مناظرہ کا کہا خوب دھاپھ
کیا خاک وہ مناظر بنکر میدان مین آتے آجکل کے بہانہ سے دفع الوقتی کرتے ہوئے
محمد رکن الدین صاحب مولوی فیروزپوری کی خیانت اور مناظرہ کے جی چرانے
غرضیکہ مصروف رہے تھے کہ دفعۃً ایسا سانحہ پیش آیا کہ ہیجڑون کو مفت مین بہادر بنے
کا موقعہ مل گیا۔ مولنائے ممدوح ایک مرید مریض کی عیادت کے واسطے
حسب الطلب سند تشریف فرما ہوئے فیروزپوری مولوی معہ مولوی حسین شاہ
رمیا بخی عبدالکریم وتراب خان وغیرہ اعوان وانصار کے میدان خالی پاکر خواہ مخواہ
مرد آدمی بننے کے لیے قصبہ نوح مین آدھمکے۔ اور لگے شیخی اور تعلی مارنے کہ
ہان کوئی ہی کہ مناظرہ کیواسطے ہمارے سامنے آوے۔ اوسوقت نوح کھیڑلا مین

کون تھا جو ان گیدڑ بھبکیون کا مزہ چکھا دیتا پھر کیا تھا وہابیون کی طرف سے کوس ناقوس بجنے لگا اور سُنیان کھیڑلا کو پریشان کرنا شروع کیا۔ ہمنہ مین مولنائے ممدوح کا عقیدتمند مرید اوسوقت احتضار اور نزع کی حالت مین تھا اسوجہ سے مولنائے ممدوح باوجود اطلاع وہابیون کی شرکوبی کے لیے نوح مین تشریف نہ لاسکے۔ یہ مولنا صاحب کا نہ آنا وہابیون کی جرأت اور ہمت کا باعث ہوا اور کڑوا کریلا نیم پر چڑھگیا اوھر قدوۃ العلما زبدۃ الفضلا حامی سنت قامع شرک و بدعت مولنا محمد دیدار علی صاحب کا اس معاملہ کو سرسری سمجھنا وہابیون کے واسطے سونے پر سہاگا ہوگیا۔ فاضل الوری نے تو اس معاملہ کو خفیف سمجھا کہ لڑکون سے مناظرہ کرنا خلاف داب ہی اگر مولوی اشرف علی تھانوی یا کوئی دوسرا مستند عالم وہابیون کا مرد میدان بنے تو مناظرہ کا لطف آوے فیروزپور کے طلبا کی شور و غوغا پر میوات کا جانا نا اہلون کو مخاطب بنانا ہی اب کیا تھا جہلائے فیروزپور نے میوات کی زمین سر پر اٹھالی۔ مولوی حسن نے علی الاعلان کہنا شروع کیا کہ مولوی کا کیا حوصلہ ہی کہ جو میرے مقابلہ مین آوین پچاس روپیہ دیتا ہون اگر کوئی مولوی دیدار علیصاحب کو میرے مقابلہ مین لے آوے۔ اصہ اکبر۔ جب یہ خبر الور پہونچی مولوی عبدالمطیف صاحب بمبئی تشریف رکھتے تھے مولنا رکن الدین صاحب نے تحریری مباحثہ شروع کیا پھر مولوی حسن نے لکھا تحریری گفتگو تو کبھی ختم نہین ہوگی روبرو آپ آپ کے لیے دو گھنٹہ کافی ہین جب یہ تحریر پہونچی مولنا موصوف کی رگ حمیت جوش مین آئی اور آپ بقصد مناظرہ الور سے کھیڑلا تشریف لائے جب اس شیر دغا کی آمد کی خبر مشہور ہوئی تو فیروزپور کی لومڑی نے اس کو اپنی جان خطرہ کی فال تصور کی۔ الحمد للہ عبداللطیف شاہ صاحب فیروزپوری کے توسل سے صلح کی سلسلہ جنبانی کی اور نتیجہ اور عرس اور فاتحہ مروجہ کی مشروعیت کا اقرار کیا۔ (وہ خطوط اصلی بستظلی جناب مولنا صاحب کے پاس موجود ہین) آپ نے ان خطون کی نقل میوات مین

اس غرض سے روانہ کی کہ اعلان حق اور رفع فساد خود مولوی حسن کی تحریر سے
ہو جاویگا۔ ان نقول کا میوات مین پہونچنا قبول حق کے انکار کا باعث ہوا کیونکہ چاروں
طرف سے میوات کے وہابیون نے مولوی حسن پر لے دے شروع کر دی جب
مولوی حسن نے دیکھا کہ اپنی شہرت علمی بھی برباد ہوئی اور اپنی جماعت بھی بدظن ہو گئی
تو اس زمانہ مین انکا دعوت بڑی شی ہے۔ غریب نے اپنے مسلّمات سے پھر انکار
لکھ بھیجا۔ یہ انکار مناظرہ نوح کا باعث ہوا مولنا رکن الدین صاحب نے وہابیان
نوح و نیز اہلسنت کو طلب فرما کر مولوی حسن کے اقرار بعدہ انکار کا تحریری ثبوت پیش
کر کے نہایت محبت سے فرمایا کہ بھائیو ان تحریرات کو مکہ معظمہ بھیجدو حق و ناحق معلوم
ہو جاویگا جس تحریر کو علماے حرمین صحیح فرماوین اوسی کے موافق ہو جاؤ۔ وہابیہ نوح نے
بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہمکو نہین معلوم انمین کیا لکھا ہی ہمارے روبرو مولوی حسن کی
اور آپ کی گفتگو ہو جب حق اور ناحق معلوم ہوگا ہم مولوی حسن کو بلا کر تبی ہمین آپ چار روز
کے قیام کی تحریر کر دین۔ چنانچہ مولنا صاحب نے حسب گذارش اہل نوح چار روز کا قیام
اپنا تحریر فرما دیا۔ نوح والے اپنے خیال مین مولوی حسن کو اونکی لن ترانی شیخی تعلّی اور
دیوبند کی دستار فضیلت کی شہرت سے عالم بے بدل فاضل اجل سمجھے ہوئے تھے فورا
مولوی حسن صاحب کے لانے کو طیار ہو گئے چندہ کیا گیا اور بڑے فخر و ناز سے فیروزپور
جھرکہ کو گرم رفتار ہوئے دل مین نہایت ہی خوش اور قبل از وقت اپنے خیالی فتح کی
مبارکبادی راستے مین لیتے جاتے تھے غریب نوح والون کو اسکی خبر ہی نہ تھی کہ مولنا
ممدوح رکن الدین صاحب کے پُر زور دلائل کے فیر سے مولویان فیروزپور کے چھکے
چھوٹ گئے ہین اور فی الواقع بات بھی یہی تھی کہ جب مولنا ممدوح اور مولوی حسن
کے مابین خط و کتابت شروع ہوئی تو مولنا ممدوح الوری نے وہ وہ دندان شکن
جواب لکھے کہ مولویان فیروزپوری کی جاہلانہ اوچھلن کود کے پیر توڑ دیئے چنانچہ

مولنا الوری صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ تعین و تخصیص و التزام وغیرہ کے عدم جواز پر وہابیہ
ابتک کوئی دلیل شرعی قائم نہ کرسکے اور ان شاء اللہ تعالی قیامت تک قائم کرسکینگے
اور بفرض محال اگر امور مذکورہ کے عدم جواز پر وہابیہ نے کوئی دلیل شرعی قائم کی تو اوسے
دیوبند و گنگوہ و سہارنپور وغیرہ کے مدارس بدعت سیئہ کے معدن اور مخزن و ستار
پاوین گے کیونکہ کوئی مدرسہ بھی تعین اور تخصص التزامی و تداعی سے خالی نہین (کیا اوقات
درس و تعطیل معین و ملتزم نہین) (کیا نصاب تعلیم جو نصاب نظامی کے قریب قریب ہی
معین و ملتزم نہین) (کیا کتب درسیہ معین اور ملتزم نہین) (کیا جلسہ دستار بندی مین
تداعی نہین) اب جو شخص ان تعینات و تخصیصات و التزامات کے ساتھ دیوبند وغیرہ
کے مدارس مین تحصیل علم کرے تو اوسکی تحصیل تمام بدعت ضلالت حسب اصول وہابیہ
ہوئی یا نہین اور ان مدارس ہی کے کل طلبا اور مدرسین ان بدعات کے ارتکاب و التزام
سے بدعتی اور مستحق نار ہوئے یا نہین۔ یہ وہ برہان قاطع اور الزام واضح ہی جس کا جواب
دینا بڑی بڑھی کیہر ہے۔ خلاصہ کلام وہ وہ دلائل تھے جنکے خوف سے مولویان فیروزپوری
کلیجہ پکڑے ہوئے بیٹھے تھے اور میوات کی وہابیت احتضار اور نزع کی حالت مین
تھی کہ نوح والے اس خوف و بیم کی حالت مین مولویان فیروزپوری کے پاس پہونچے
جس گھبراہٹ اور بیچینی سے اوسوقت نوح والون کا خط اور پیغام سنا گیا ہی اوسکی
کوفت کو علام الغیوب جانتا ہی یا مولوی حسن کا دل۔ سخت گھبراہٹ اور بدحواسی مین
نوح والون کو نچلنے کا رد کھا جواب ملا۔ نوح والے خوب سمجھ گئے کہ مولویان فیروزپوری
کتنے پانی مین ہین۔ مگر کیا کرین سنگ آمد و سخت آمد والا معاملہ تھا خالی آتے تو سنیت
کھیڑلا سے آنکھین ملانا مشکل۔ مولوی حسن صاحب اور حسین شاہ صاحب کی
بہت کچھ خوشامد کی عاردلائی۔ مگر جو شخص دل ہار دیتا ہی اوسے دو قدم بھی چلنا مشکل ہوتا
ہے۔ مولوی حسن صاحب و مولوی حسین شاہ صاحب تو بول دیے پر بول دیے۔ ہان

اپنی خجالت اور ندامت مٹانے کے لیے ایک عذر بدتر از گناہ یہ پیش کیا کہ جبتک مولوی
رکن الدین صاحب اپنا دستخطی خط درباره طلب روانہ نہ کرین گے ہم بدولت نوح چلنے
کا نام نہ لین گے کوئی ان حضرات سے پوچھے تو سہی کہ سابق مین بغیر دستخطی خط مولنا
محمد نوح کے آپ صاحب کیون نوح مین آدھمکے تھے پھر اب کیا بلی نے چھینک دیا
کہ مولانا انوری کے خط کی آڑ کا اور بھانا منھ پر ڈالا جاتا ہی۔ یہ مولوی فیروزپوری کا نہ آنا وہابیان
نوح کے واسطے ڈوب مرنے کا سبب تھا میوات مین تالی پٹ گئی کہ نوح والے اور
اونکے مولوی جھوٹے ہین۔ ادھر سنیان کھیڑلے نے پھبتیان اوڑانی شروع کین۔ بیچارے
نوح والون نے خجالت مٹانے کیواسطے پھر دوبارہ فیروزپور کو آدمی روانہ کیا اور وعدہ
دلایا کہ آپ گھبراوین نہین بلا کھٹکے تشریف لاوین ہم آپ کی مدد کیواسطے مولوی محمد ابراہیم
خلف فقیر اور مولوی اشرف علی تھانوی کو بلائے لیتے ہین۔ آپ فیروزپور سے تشریف
لائے کہ یہ حضرات دہلی اور تھانہ بھون سے آپکی امداد کو پہونچے اس وعدہ سے مولویان
فیروزپوری کی جان مین جان آئی۔ آخر چوتھے روز دو بھڑک دار گاڑیون مین مولوی
محمد حسن صاحب مولوی حسین شاہ صاحب مولوی عبدالکریم صاحب نوح ہین رونق افروز
ہوئے اور وہابیہ کی طرف سے خبرین اور افواہین اڑنے لگین کہ مولوی اشرف علی
و مولوی ابراہیم اب آئے اب آئے وہ آئے وہ آئے شیران سنت یہ خبرین سنکر
باغ باغ ہو گئے کہ خوب ہوا گروہ وہابیہ کے سرگروہ ایک ہی دفعہ جمع ہوجاوین اور فیصلہ کن
مناظرہ ہوجاوے مگر خدا کے جھوٹا کہنے والون کی کونسی بات سچی ہوتی ہی جو یہ خبرین سچی
ہوتین نہ تو شیخ تھانوی آئے نہ فقیہ زادے رونق افروز ہوئے طویلہ کی بلا انھین
فیروزپوری حضرات پر پڑی۔ انھین کی قسمت مین مناظرہ نوح کی ہزیمت لکھی تھی وہ
بیچارون کو اٹھانی پڑی۔ لیکن ابھی تک امدادی فوج کی آمد آمد کی خبرین گرم تھین
اور جھوٹی خبرون نے خدا کے جھٹلانیوالے مولویون کے دل بڑھا رکھے تھے کہ شام کو

مولوی محمد حسن صاحب پنجابی دہلی سے بجاے مولوی ابراہیم خلف فقیر تشریف لاے صبح کو شرائط مناظرہ کی تحریر مولویان فیروزپوری کی طرف سے جسپر چار مناظرون کے دستخط تھے علماے اہل سنت کے پاس پہونچی۔ علماے اہل سنت نے دندان شکن جواب لکھا اور ثابت کردیا کہ یہ شرائط مذہب حنفی کے خلاف ہین اور لامذہبی کی قبائی ڈگری ہی اگر آپ لوگ تقلید سے انکار کرین تو آپ کے یہی شرائط منظور ہین۔ یا مذہب حنفیہ سے ان شرائط کے توافق کا ثبوت دین۔ جواب الجواب پر مولویان فیروزپوری نے پھر منہ کی کھائی اور ہمت ہار بیٹھے اور محض اپنی بے علمی چھپانے کے لیے یہ عذر بدتر از گناہ تراشا کہ ہم مولوی رکن الدین صاحب سے مناظرہ کرین گے دوسرے سے نہین۔ اہل سنت کی دوربین نظر اس چال[1] کو تاڑ گئی اور جھوٹون کو دروازہ تک پہونچا دیا۔ مولنا صاحب نے اس جھوٹے عذر کا بڑی متانت سے یہ جواب لکھا کہ الحمد للہ فقیر تو ہر طرح آپ صاحبون سے مناظرہ کو موجود ہی مگر آپ صاحب تخصیص و تعین مناظر سے اپنے اصول کے موافق بدعتی ہوے جاتے ہین ہمکو یہ منظور نہین کہ دیدہ و دانستہ آپ صاحب بدعتی اور دوزخی ہوجاوین۔ اس الزامی جواب کے پہونچنے پر خدا کے جھوٹا ماننے والون نے یہ خبر جھوٹی اوڑادی کہ مولویصاحب مناظرہ سے انکار کر گئے اور ایک اشتہار بھی تقسیم کردیا۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی اور اہل سنت کو معلوم ہوا کہ وہابیہ کی غرض خلاف شرائط پیش کرنے سے دفع الوقتی اور عقب گذاری ہی نہ مناظرہ۔ تو اہلسنت کی طرف سے

[1] اس مین وہابیہ کی یہ چال تھی کہ مولنا محمد رکن الدین صاحب میوات مین شیخ وقت مانے گئے ہین مناظرہ مین آپ کے اکثر مرید شریک ہونگے بالخصوص الہی بخش پاٹرہ والے اور قاضی اکرام الدین فیروزپور والے ضرور ہونگے کچھ خلاف تہذیب بات مولنا کی نسبت کہدیجاویگی اس سے مولنا کے مریدون کا اشتعال طبع ہوگا وہ لوگ بھڑک اوٹھین گے حکماً مناظرہ بند کردیا جاوے گا اور فیروزپور کے مولویون کی بے علمی پر پردہ پڑا رہیگا ۱۲

رات ہی کو کھیڑلا و نوح مین منادی کرائی گئی اور ڈھنڈورے کو اجرت دیکر ڈونڈی پٹوائی گئی کہ کل شنبہ کو عیدگاہ نوح مین مناظرہ ہوگا۔ سب مسلمان علی الصباح عیدگاہ نوح مین جمع ہون دوسرے روز مولنا محمد رکن الدین صاحب الوری و مولنا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری بریلوی و مولنا احمد حسین خانصاحب رامپوری و مولنا ارشاد علیصاحب الوری مع سنیان کھیڑلا آٹھ بجے عیدگاہ نوح مین داخل ہوگئے اور دس بجے تک انتظار کیا کہ حضرات وہابیہ اب تشریف لائین اب تشریف لائین مگر صدائے برنخاست۔ آخر بمجبوری بذریعہ ایک تحریر کے بلایا اور قاصد کو کہدیا کہ جو کچھ جواب دین لکھوالینا مولویصاحب بولے کل تک انتظار کیجیے پرسون دوشنبہ کے دن مناظرہ ہوگا۔ کہا گیا لکھ دیجیے لکھنے سے انکار کیا تھوڑی دیر کے بعد قریب گیارہ بجے کے چند آدمی سر جھکائے ہوئے ندامت سے آنکھین نیچی کیے ہوے حواس باختہ پریشان صورت نوح سے آئے اور کہنے لگے کہ آپ صاحب بغیر اطلاع کیے ہوے تشریف لے آئے اسپر شمشیر خانصاحب ذیلدار نوح اور فوجدار خانصاحب نمبردار نوح نے کہا کیون جھوٹ بولتے ہو رات کو بذریعہ منادی اطلاع دیگئی تھی پھر ذیلدار صاحب نے علمای اہل سنت کی خدمت مین عرض کیا کہ آج تو آپ معاف رکھین پرسون پیر کے روز ضرور مناظرہ ہوگا دس روز جس فریق کے علما نہ آوین وہی ہارے ہوئے اور جھوٹے متصور ہونگے چنانچہ علمای اہل سنت نے ایک محضر نامہ تیار کرکے ذیلدار و نمبردار نوح و نیز دیگر معززین کے دستخط اس مضمون پر کرالیے اسکے بعد حامی دین ماحی شر مبتدعین مولنا مولوی ظفر الدین صاحب بریلوی نے کچھ مختصر مگر نہایت پُرتاثیر وعظ فرمایا اور عوام الناس کو وہابیہ کے عقائد پُرمکائد سے آگاہ کیا وعظ کو سُنکر حاضرین بہت متاثر ہوئے بعدہ مولنا فاضل الوری محمد ارشاد علیصاحب نے وعظ فرمایا۔ مولانا ممدوح نے علاوہ عقائد وہابیہ کے کچھ مختصر حال موجد مذہب یعنی ابن عبدالوہاب کا بھی بیان فرمایا۔ کہ جسکی طرف یہ فرقہ

منسوب ہی اہل میوات وہابیہ کے عقائد پُر مکائد پر انگشت بدندان تھے کیونکہ ان بیچارون کو ان حالات سے واقفیت ہی نہین تھی رسالہ مبارکہ حسام الحرمین نے وہیوقت بڑی دستگیری کی۔ ہزارون پھسلتے ہوے اور گرتے ہوئے سنبھل گئے ایمان کے پژمردہ کنول کھل گئے بعدہ جلسہ ختم ہوا۔ چلتے وقت اہل سنت کی طرف سے گروہ وہابیہ کی عام دعوت تقسیم رسالہ بطش غیب سے بھی کردیگئی۔ بعد تقسیم رسائل اہل سنت مظفر و منصور کھیڑلا کو واپس ہوے اور وہابیہ سرنگون نوح کو چلتے بنے۔ اس بطش غیب کے بطش سے مولویان وہابی تو نزع کی حالت مین ہوگئے اور وہابیہ کے عقائد کی واقفیت اور مکائد کی اطلاع کا وہ شور و غلغلہ ہوا کہ وہابیون کی جان پر قیامت قائم گئی۔ اس دو دن اور رات کی مہلت مین پھر امداد کے لیے آدمی دہلی وسہارنپور و دیوبند وغیرہ دوڑائے گئے اور علماے وہابیہ کو عار و غیرت دلائی گئی کہ یہ کیا غضب ہی کہ ہماری مدد کو کوئی بھی نہین آتا یا تھانوی المدد یا انبیٹھی الغیاث مگر وہان آدمی پر آدمی جا رہے ہین اور صدائی برنخاست چلو کوئی تو چلو ورنہ یہ وہابیہ کی مدتون کی محنت اہل سنت کے ہاتھ برباد ہوئی جاتی ہے[۱]

سنیان خانۂ نجدیہ نمودند خراب ۔۔۔ شیخ نجدی مددے وارث شیطان مددے

---

[۱] یہ وہ رسالہ ہی کہ جسپر ۳۴ مہرین علما حرمین کی اس بات پر موجود ہین کہ رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھی اشرف علی تھانوی غلام احمد قادیانی وغیرہ کافر اور مرتد ہین جو انکو کافر نہ جانے بلکہ انکے کفر مین ذرا بھی شک کرے یا توقف کرے وہ بھی کافر مرتد ہی اوسکے پیچھے نماز محض باطل۔ اوس سے بیاہ شادی محض زنا اونکا ذبیحہ مردار اوسکے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب حرام۔ [۲] یہ وہ بیس سوال ہین جو طلبا مدرسہ اہل سنت بریلی نے ۱۳۲۳ھ مین مولوی اشرف علی تھانوی اور خلیل احمد انبیٹھوی اور محمود حسن دیوبندی اور مولوی احمد حسن امروہوی سے خصوصاً اور تمام علماے وہابیہ دیوبند سے عموماً کیے ہین اور آجتک جواب کسی نے نہین دیا ہی بلکہ لاجواب مولوی اشرف علی صاحب نے ان سوالون کو دیکھکر بریلی سے نو دو دم فرار اختیار فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ رجعون ۵

آخر بڑی مشکل سے سب علمای دیوبند و گنگوہ و سہارنپور وغیرہ کے قائم مقام جناب مولانا مولوی عبدالملک صاحب ولایتی پانچوین مناظر مولویان فیروزپوری کی امداد کے لیے عین مصیبت کے وقت مشکلکشا بنکر وہابیہ تشریف لائے۔

استفتا

ہم وہابیہ کے علما سے استفتا کرتے ہین۔ کہ جو شخص مناظرہ مین دیگر علما سے مدد طلب کرے اور استمداد کے لیے دہلی اور دیوبند وغیرہ بھاگا بھاگا پھرے یا دوسرے کو حکم دے وہ شخص حسب اصول وہابیہ مشرک ہوا یا نہین۔ اگر ہوگیا تو مولوی حسن و مولوی حسین شاہ و مولوی عبدالکریم صاحبان فیروزپوری اس استعانت بالغیر سے توبہ کرلین۔ اور نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھکر تجدید نکاح کرین اور اگر نہین ہوا تو ادلہ اربعہ سے ثبوت دین اور فارق بتلادین کہ بروقت مصیبت اولیا تو اولیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو استعانت شرک اور وہابیہ کو علمای وہابیہ سے بروقت مصیبت یہ استعانت شرک نہین۔ اگر زندہ اور مردہ کا فرق تمہارا ایمان بتلادے حالانکہ انبیا تو انبیا شہدا بھی قطعاً زندہ ہین۔ تو یہ بھی ادلہ اربعہ سے ثابت کرین کہ شرک مین تفصیل ہو اور مردہ کو شریک کرنے سے مشرک کیون ہوتا ہو اور زندون کے شریک کرنے سے کیون نہین۔

خاص مناظرہ نوح بروز دوشنبہ ۱۹ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۶ھ

مطابق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء مقام عیدگاہ نوح

یہ دوشنبہ کا دن وہ ہی دن ہی جسمین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اظہار حق اور ازہاق باطل کے لیے اس جہان مین تشریف فرما ہوئے تھے پھر اہل حق اس دن کسطرح ظفریاب

نہ ہوتے پیر کے روز علی الصباح علمائے اہل سنت و سُنّیان کھیڑا عیدگاہ نوح مین وقت
افروز ہوئے۔ اوس روز بھی حملہ شیرانہ مین شیران سنت نے ہی پیش قدمی کی۔ مولویان
فیروزپوری کی اوسدن بُری حالت تھی۔ جناب مرلانا مولوی محمد رکن الدین صاحب کی
جوابی تحریرون نے وہابیت کے کاغذی قلعہ کو پیشتر ہی کھڑکھڑا دیا تھا۔ فقرہ فقرہ کی گرفت
پر مولویان فیروزپوری کی بے علمی کی قلعی کھولدی تھی۔ آیہ کریمہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰی کو دیوبند کے دستاربند فضیلت پناہ مولوی محمد حسن صاحب نے اپنے
دستخط خاص سے اسطرح تحریر فرمایا لَاتَزِرُ وَ وَازِرَةٌ وِزْرَہ اُخرے اسپر مولنا مولوی
محمد رکن الدین صاحب نے وہ عالمانہ گرفت کی تھی کہ مولوی حسن کے پاس اگر غیرت
اور حیا ہوتی تو مناظرہ مین کبھی مُنہ نہ دکھلاتے مولانا نے آیہ کریمہ مسطورہ صدر کے اعراب
و رسم الخط پر زبردست اعتراض کیا تھا کہ آیہ کریمہ مین جو لفظ (لَاتَزِرُ) مضارع مونث غائب
کا صیغہ ہی اسکے آگے واو جمع کا لکھنا جہالت اور بے علمی ہی اور لفظ (وازرۃٌ) کو منصوب
لکھنا جہالت پر جہالت ہی اسلیے کہ لفظ (وازرۃٌ) (لاتزر) فعل کا فاعل ہی شاید وہابیہ کی نحو
مین فاعل منصوب ہوتا ہو گا اور (وزر اُخری) بہ ترکیب اضافی (لاتزر) کا مفعول بہ ہی
(وزر) پر جو نصبی فتحہ ہے اوس کو آپ نے اپنی بے علمی سے ہائے مختفی تصور کیا۔ یہ بڑی
جہالت کی غلطی ہی اگر آپ کو کچھ لیاقت علمی نہ تھی تو قرآن شریف روبرو رکھکر آیہ شریفہ
کو نقل کرنا ضرور تھا تاکہ قرآن شریف کے غلط لکھنے کے گناہ سے تو بچتے۔ جن فاضلون کو
املا تک کی تمیز نہین اونکو آیہ شریفہ بخط نستعلیق خلاف رسم امام لکھنا کیا بڑی بات ہی
حالانکہ اتباع امام واجب ہی۔ ایسے ایسے علمی گرفتون سے بیچارے مولویان فیروزپوری
کے پیر ٹوٹ چکے تھے اب مناظرہ کے لیے روبرو آوین تو کس مُنہ سے۔ کلیجا دھڑک
رہا تھا کہین ایسا نہ ہو مولنا رکن الدین صاحب مناظرہ مین مولویان فیروزپوری کی
بے علمی کا کچا چٹھا دکھلادین۔ پیر آگے رکھتے تھے اور پڑتا پیچھے تھا۔ رات کو فرد فرار

نہ جاتے مگر اس خبر کے مشہور ہوتے ہی سُنیان کھیڑلا اور مروڑا وغیرہ نے راستہ کی
سڑک کا اسٹاپ کر دیا تھا۔ سخت مخالفت کا سامنا تھا ع نہ راہ رفتن نہ روے ماندن
اسپر طرہ یہ کہ ہر طرف سے آوازے کسے جاتے تھے۔ پھبتیاں اڑتی تھین۔ غرض پیر کا
دن وہابیہ کی جان کے لیے بہت ہی سخت دن تھا۔ نوح والون نے اپنے مولویون
کو جب بہت کچھ اوکسایا عار دلائی تو خدا خدا کر کے دس بجے کے قریب دل بجھا ہوا ہمت
ٹوٹی ہوئی۔ ندامت اور خجالت کے عرق مین ڈوبے ہوئے اندرونی کوفت سے چہرہ کا
رنگ اوڑا ہوا مولویان فیروزپور مع اعوان وانصار عیدگاہ نوح مین تشریف لائے۔
اوسوقت کا سماں اور منظر دیکھنے کے قابل تھا یہ عیدگاہ نوح زمین کے ایک بلند اور ہوا
اور وسیع قطعہ مین تعمیر شدہ ہے اسکو قدرتی ہوا نے پہلے ہی سے صاف کر رکھا تھا فرش
بچھایا گیا۔ وسط مین نہایت شاندار شامیانہ تانا گیا۔ شامیانہ کے شمالی اور جنوبی اطراف
مین علما کے واسطے چار شاندار تخت بچھائے گئے۔ تخت عمدہ فرش سے سجائے
گئے دونون فریق کے تختون کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا گیا اوسمین داروغہ صاحب
پولیس اور نائب تحصیلدار صاحب کے لیے دو کرسیان بچھائی گئین۔ شامیانہ کے چارون
طرف پولیس کے دو گارد ہیبت ناک وردی پہنے ہوئے مسلح ٹہل رہے تھے اون کے
شانون پر آہنی طوق وجولان اس انداز سے پڑے ہوئے تھے کہ نامرد خواہ مخواہ اور
زیادہ نامرد ہو جاتا تھا۔ الغرض علماے اہل سنت تو صبح سے ہی عیدگاہ مین پہونچ چکے تھے
دس بجے کے قریب مولویان وہابیہ بھی تشریف لائے۔ اہل سنت کے چار عالم
جامع شریعت وطریقت قامع شرک وبدعت مولنا محمد رکن الدین صاحب
نقشبندی الوری اور فاضل اجل عالم اجل جامع اصول وفروع مولنا وبافضل
اولنا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری رضوی بریلوی اور شریعت نصاب طریقت انتساب
مولنا احمد حسین خانصاحب رامپوری واعظ اجمیری اور مخزن علم وکمال

مورد انوار لم یزلی مولنا محمد ارشاد علیصاحب لوری ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم نے جنوبی تختون پر اجلاس فرمایا۔ گروہ وہابیہ سے پانچ عالم مولوی محمد حسن صاحب خلف مولوی محمد مرید صاحب اور مولوی حسین شاہ صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب فیروزپوری اور مولوی محمد حسن صاحب پنجابی اور مولوی عبد القادر صاحب دلایتی۔ شمالی تختون پر شرقرویہ اور پشت بقبلہ جلوہ فرما ہوئے۔ خصوصاً مولوی محمد حسن صاحب بالکل ہی قبلہ سے روگردان تھے مجھکو خوب یاد ہی کہ مولوی حسن کی ہیئت کذائی دیکھکر مولانا رکن الدین صاحب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ مولوی حسن کا منہ قبلہ سے پھیر گیا اور اس شخص نے بیٹھتے ہی قبلہ کو پشت کر لی۔ انشاء اللہ تعالی اس کا انجام بخیر نہ ہوگا بزرگان دین کا کب ارشاد خالی جاتا ہی۔ مولویان فیروزپوری اور انکے معینون کی جو بُری گت عیدگاہ نوح مین بنی اوسن سے کھیڑلا اور نوح کا بچہ بچہ اور تمام میوات آگاہ ہی یہ قدرتی موقع ہوا کہ وہی دن پیٹھ کا بھی تھا جس سے بیس بیس پچیس پچیس کوس تک کے آدمیون کو واقفیت حاصل ہوگئی۔ اگرچہ دروازون عیدگاہ پر پولیس کے پہرہ ہونے کی وجہ سے کثرت سے آدمی اندر عیدگاہ کے نہین تھے۔ مگر تاہم مولویان فیروزپوری وغیرہ کے سکوت دراز کو تو ہر شخص دیکھ ہی رہا تھا۔ نشست کے تھوڑی دیر بعد مولوی حسین شاہ صاحب کے دست مبارک سے ایک تحریر علمای اہل سنت کی خدمت مین پیش ہوئی اوسمین وہی پرانی کہانی تھی یعنی مولویان فیروزپوری کی جعزاز خانہ ساز شرائط تحریر تھین علمای اہل سنت نے کہا کہ یہ شرائط خلاف مذہب حنفیہ ہین لہذا قابل تسلیم نہین ہان اگر آپ صاحب لامذہبی کا اقرار کرین تو ہم منظور کرتے ہین۔ دعوی تو تقلید کا اور شرائط غیر مقلدی کے۔ یا آپ اپنی شرائط کا توافق مذہب حنفیہ سے ثابت کرین مذہب حنفیہ کی معتبرہ کتب مین یہ کہان لکھا ہے کہ مقلد محض علی الاطلاق ادلہ اربعہ سے اثبات مطالب کا مجاز ہے۔ اسپر سکوت ہوا پھر علمای اہل سنت کی طرف سے شرائط مناظرہ حسب ذیل

تحریر ہوئین (۱) ہر مناظر کو اپنا مذہب بیان کرنا ہوگا (۲) اپنے مذہب کے معتبر علما
کی کتب معتبرہ اور فتاوا سے مستندہ واجب التسلیم ہونگی (۳) اول عقائد مین بحث
ہوگی بعدہ اعمال مین (۴) ہر فریق کو اپنی تقریر سوال یا جواب یا جواب الجواب وغیرہ
لکھنا ہوگی کہ پھر کسی کو انکار کی گنجایش نہ ہو (۵) مناظرہ مذہبی ہو ذاتی نہین سب
بالسنت نفس واحدہ اور تمامی وہابیہ ایک سمجھے جاوین گے بیجا ہٹ کہ مین فلان سے
مناظرہ کرونگا نہ دوسرون سے مسموع نہ ہوگا مگر جب صاف یہ باتین لکھدیجائین کہ ہم
اورون سے مناظرہ کے قابل نہین مناظرہ مذہبی و ایمانی نہین ذاتی و نفسانی ہی۔ ہم
اپنے اس تعیین و تخصیص کی وجہ سے اپنے اصول کے موافق بدعتی و مشرک ہین (۶)
اگر مناظرہ بلا فیصلہ رہا تو سارا مناظرہ تحریری علماے حرمین شریفین کی خدمت مین روانہ
کیا جاویگا، وہانکا فیصلہ ہر فریق کو واجب التسلیم ہوگا۔ تین شرطین اول کی تو ایسی تھین
کہ اونسے مولویان فیروزپوری بظاہر کسی طرح انکار کرہی نہین سکتے تھے ورنہ اوسیوقت
ناکی پٹ جاتی اور تمام میوات فوراً مولویان فیروزپوری کے گلے مین لامذہبی کا ہار
ڈالدیتی لیکن تین باتی خصوصاً چھٹی شرط کی تسلیم سے مولویان فیروزپوری کے لیے
ڈبل کفر موجود تھا۔ لہذا اس سے انکار کیا اور یہ وجہ بیان کی کہ وہان سے چھ مہینے مین
جواب آئیگا۔ ایک میواتی۔ مولویصاحب حاجی لوگ تو تین مہینے مین حج کرآئین اور
فیصلہ کو کیا ہوا ہی جو چھ مہینے سے ادھر نہ آسکیگا مولوی عبدالقادر صاحب اگر دوسری
ہی جگہہ بھیجنا ہے تو وہانکی کیا خصوصیت روم و شام قسطنطینیہ بھیجو مولانا احمد حسین صاحب
اچھا قسطنطینیہ ہی سہی بلاد اسلام مین جہان چاہو بھیجو ہم ہر جگہہ راضی ہین۔ مولوی
عبدالقادر صاحب۔ مگر یہ یاد رہے کہ اگر قسطنطینیہ بھیجا تو مولانا محمود حسن صاحب
دیوبندی کے پاس چلا آئیگا: ہندوستان مین کوئی بھی ایسا شخص ہی جسے سلطان
روم نے اپنے مدرسہ کا ممتحن قرار دیا ہو سوا مولانا کے۔ مولوی صاحب نے جسقدر بھر بات

کسی ظاہر ہی مگر مولنا احمد حسین صاحب نے قطعاً انکار فرمایا ہان اگر سلطان روم کے یہان سے دیوبند فیصلہ کے لیے آیگا تو ہمین اُنھین کا فیصلہ منظور ہی۔ علمائے وہابیہ نے جب دیکھا کہ کسی طرح دال نہین گلتی ناچار دوسرا رنگ بدلا اور کہا کہ کیا آپ لوگون کے نزدیک ہندوستان مین اب علما نہ رہے جو دوسری جگہ روانہ کرتے ہین علمائے اہلسنت کیون نہین مگر ظاہر ہی کہ مناظرہ صرف ہمارا اور آپکا نہین۔ مذہبی ہی سارے علمائے ہند کا علمائے وہابیہ کو ہم نہین جانتے اور علمائے اہل سنت کو تم نہین مانتے حالانکہ حکم مقبول فریقین ہونا چاہیے علمائے وہابیہ کیون نہین مانتے جس کو آپ لوگ کہین ہم مان لین گے علمائے اہلسنت۔ اعلیحضرت مجدد مانہ حاضرہ جناب مولانا احمد رضا خانصاحب قبلہ فاضل بریلوی۔ علمائے وہابیہ۔ اُنھین تو نہین۔ میواتیان وہابیہ۔ نہین نہین نہین انکو نہین۔ علمائے وہابیہ مولوی محمود حسن صاحب کے پاس کیون نہین بھیجیے سنیان میوات۔ ہم اُنھین جانتے بھی نہین۔ علمائے اہلسنت۔ دیکھیے ہمنے کہا تھا کہ علمائے اہلسنت کو تم نہین مانتے اور علمائے وہابیہ کو ہم نہین جانتے بہتر طریقہ یہی ہی کہ حرمین شریفین بھیجیے مگر وہ کب مانتے اونکے دل مین تو جمی ہوئی ہی کہ علمائے حرمین مین کیا فضیلت ہی جو فیصلہ کیواسطے مناظرہ اونکے پاس بھیجا جاوے علما سب جگہہ کے برابر ہین۔ بھلا علمائے حرمین کی وہابیہ کے نزدیک کیا وقعت ہی اس فرقے کے بانی نے علمائے حرمین کے قتل کا فتوی دیا تھا جیساکہ ردالمحتار سے ظاہر ہی مگر اوسکے چیلے چانٹے اپنے گرد گھنٹال سے بھی بڑہ چڑہ کے نکلے۔ انکی نزدیک تو علمائے دیوبند کی فضیلت کے مقابلہ مین علمائے حرمین لا کیا خود جناب سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فضیلت نہین۔ نعوذ باللہ من الکفر والضلال کیونکہ اونکے نزدیک دیوبندی علما کو معاذ اللہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی استمدادی کا فخر حاصل ہی۔ کسی دیوبندی نے جو فی الواقع دیوبندہ تھا اپنے خیطانی

خیال مین یہ خواب دیکھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت فصیح اُردو مین کلام
فرماتے ہین دیوبندی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور تو عرب
مین پھر حضور کو اُردو فصیح بولنا کسطرح آگیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جب سے علماے دیوبند سے معاملہ ہوا اُردو بولنا آگیا۔ نعوذ باللہ منہا۔ بھلا علماے دیوبند
کی فضیلت اور بزرگی کا کیا ٹھکانا رہا۔ یہی وجہ ہی کہ براہین قاطعہ گنگوہی مین حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو خبیثان لعین کے علم سے کم لکھا ہی۔ حفظ الایمان مین
اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو مثل پاگلون اور جانورون
کے لکھدیا۔ ان نام کے مسلمانون کے نزدیک فخر بنی آدم سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی جب یہ قدر اور منزلت ہو پھر علماے حرمین کیا چیز ہین اگر علماے حرمین کو اور اونکے
تعامل کو اور اجماع کو فقہا اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فی مجمع شرعی گردانا ہی تو حضور
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی سبب سے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلت کو
جو وہابیہ کے نزدیک ہی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ پھر وہابیہ مناظر اسوقت بھی کیسے
علماے حرمین کو اپنا حکم اور ثالث بنادین۔ اسوقت اعلیحضرت مجدد الوقت جناب
مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کا قول یاد آیا کہ جو اب زر سے لکھنے کے قابل ہی
کسی شخص نے مولانا ممدوح کے سامنے کتے کو وہابی کہا آپ نے فرمایا کہ کتے کو وہابی
ہرگز نہ کہو کیونکہ کسی کتے نے حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہین کی
اور وہابیہ توہین کرتے ہین اولئک ھم شرالبریۃ توہین کی قرار داد شرائط پر روقدح
شروع ہوئی۔ مولوی حسن صاحب نے اپنی طبعزاد شرائط کی نسبت علماے اہلسنت سے
صدیا حجت کیا کہ انکے علوم قبول کی وجہ کیا ہی۔ فاضل اجل جناب مولوی رشید علیصاحب نے
جواب دیا کہ آپکی شرط اول ہی خلاف مذہب ہی کیونکہ اثبات مدعا من الادلۃ الاربعہ کے
مجتہد کا کام ہی نہ مقلد محض کا۔ مولوی حسن نے کہا کہ اثبات مدعا من الادلۃ الاربعہ کے

خیال کرین کہ مولانا صاحب کی بات کا یہ کیا جواب ہوا۔ یہ بے نکی بات گھبراہٹ مین
انسوجہ سے نکلی کہ کہین مولانا صاحب کچا چٹھا میری دروغگوئی اور خلاف بیانی
اقرار اور انکار امور متنازع فیہا کا اسوقت پیش نہ کردین پھر کلام بدلنا چاہیے مولانا
صاحب نے فرمایا کہ یہ بات میرے روبرو ہرگز نہین ہوئی اور کیون مولوی حسن صاحب
مین نے جو آپ کو کتابین دکھلا کر ثابت کر دیا تھا کہ شاہ عبد العزیز صاحب اور آپکے
آبا و اجداد تعین تاریخ کے ساتھ ان سب باتون کے عامل تھے۔ اسکو سنکر مولوی
حسن صاحب نے کہا کہ وہ کونسی کتاب تھی جسکو آپ نے موضع بحالہ مین دکھلا کر عرس
وغیرہ ثابت کیا تھا اسکے جواب مین مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ کتاب زبدۃ النصائح
فی مسایل الذبایح اور فیصلہ ہفت مسئلہ تھین اور اب بھی موجود ہین چنانچہ ہاتھ مین
لیکر دکھلایا۔ پس یہ دیکھتے ہی پھر نیچی گردن کر کے چپ لگالی۔ سامعین منتظر ہین کہ
اس کا کیا جواب ملتا ہی مگر وہان جواب ہو تو ملے۔ افسوس تخصیص مناظرہ سے جو
غرض سوچی گئی تھی وہ بھی پوری نہ ہوئی مفت اس ہزیمت کا بھی ہار گلے مین
پڑ گیا۔ اور لاجوابی سے پوری شکست حاصل ہوئی۔ مولوی حسن صاحب نے
مولنا محمد رکن الدین صاحب کی کتاب کے حوالہ دینے کے بعد ایسی چپ اختیار کی
کہ تمام میوات جان گئی کہ بحث شروع ہو جانے اور گرفت کھانے کے بعد اس چپ کا
مطلب بجز عجز اور کچھ نہین۔ غریب نوح والے وہابیہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا
عرق ندامت سے پانی پانی ہو گئے مولوی حسن صاحب نے مات کھاتے ہی ندامت
مین ایک سیع رومال کی اوڑھنی سر پر ڈالکر ایسی چپ اختیار کی کہ مناظرہ نوح کا
نام ہی چپ مناظرہ ہو گیا۔ حتی کہ اہل ہنود بھی یہ کہہ رہے تھے کہ ایسی بری موت
آجتک کسی کی نہین ہوئی۔ کچھ تو داندڑی مچائی ہوتی "یہ لفظ خاص انھین لوگون کے
ہین جو مین نے خود سنے) پھر علی اکھاڑے مین دوسرے پہلوان بڑی دھوم دھام سے

اور ترے۔ وہ کون۔ بڑے مولوی مولوی حسین شاہ صاحب۔ آپ نے غصلی
کھاڑ سے میں اُتر کر [illegible] کینے مرا پنے داؤن پیچ کی کھیڑ پچھاڑ مین خود ہی مُنھ
کی کھائی۔ فرماتے تو کچھ تھے مگر فضیلت اور کمالات کے زور مین یہ مہذب جملے
زبان سے مولوی ارشاد علیصاحب کو مخاطب کرکے نکال بیٹھے "کہ [illegible] صاحب
حاضرین وسامعین کو جنوا یے" اسپر مولوی ارشاد علیصاحب اوری نے فرمایا
کہ مولنا گستاخی معاف۔ حاضرین وسامعین تو کجا۔ خادم تو آپ کو بھی جنوا دینے
کو طیار رہی۔ یہ کہکر مولوی ارشاد علیصاحب تو استنجے کے واسطے کھڑے ہوگئے اور
مولوی حسین شاہ صاحب جواب ترکی بہ ترکی پاکر جامہ سے باہر ہوگئے۔ ادھر کے
بعض حضرات نے کہا کہ مولانا آپ نے تو تحریر فرمایا تھا کہ کسی طرف سے کوئی بیہودہ
بات مذاق وغیرہ کی نہ ہو۔ جسپر مولوی حسین شاہ صاحب نہایت متکبرانہ انداز سے
فرمانے لگے کہ ہمکو زبان کی اجنبیت سے اُردو بولنا اچھی طرح یاد نہین اگر کسی کو
دعویٰ ہو تو ہمسے عربی زبان مین گفتگو کرے۔ یہ متکبرانہ کلام سُنکر مولنا ظفرالدین صاحب
آگے بڑھے۔ مولانا صاحب کی نوعمری سے حاضرین وسامعین حیران تھے کہ یہ کیا
مولوی حسین شاہ صاحب سے عربی مین گفتگو کرین گے۔ مگر جسوقت مولنا ظفرالدین
صاحب کی معلومات وسیعہ کا دریا اُمڈا تو مولوی حسین شاہ صاحب بھی بہے
بہے پھرتے تھے اور موقع بموقع سوائے ان دو کلمون کے رضینا سلمنا اور کچھ
جواب نہین نکلتا تھا۔ اور مولانا ظفرالدین صاحب بار بار فرماتے جاتے تھے لا اریدکم
بکلکم الا الجواب فعلیکم ان ترضوا النقاب عن وجہ الجواب۔ عربیت کے
مکالمہ کے دعوے سے جو بُری گت مولوی حسین شاہ صاحب کی عیدگاہ نوح مین
ہوئی وہ خدا کسی دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔ جب مولوی حسین شاہ صاحب اپنے
غرور اور تکبر کا خمیازہ خوب اُٹھا چکے تو اپنی عقب گذاری کے لیے مولوی عبدالقادر صاحب

دلالی کو جو سب علماے دیوبند وغیرہ کے قائم مقام تشریف لائے تھے سپر بنایا اور
اپنے ہار اور مات کا اس پیرایہ مین اظہار کیا کہ مجملاً عربی و مفصلاً مہارت تامہ مین ہی
مولوی عبدالقادر صاحب عالم ہین اور چار برس مکہ معظمہ مین رہے ہین نہایت فصیح ہین
آپ ولا نے عمدہ کاملہ فرما دین یہان کیا دیر تھی)۔ مولوی ظفر الدین صاحب نے مولوی عبدالقادر
صاحب کی بھی نبض دیکھنی شروع کی۔ بزعم خود مکہ معظمہ کے تکمیل یافتہ مولوی نے ٹوٹے
ٹوٹے پھوٹے عربی کے جملے بدقت تمام بولے پھر ایک گنگا جمنی عربی کا ایسا جملہ بولے
جس سے تمام حاضرین پھڑک اٹھے۔ وہ سراپا فصاحت اور بلاغت کے رنگ مین
ڈوبا ہوا گنگا جمنی عربی کا جملہ یہ تھا "الناس مے فہمند"۔ اس کو سنکر سامعین نے
قہقہہ لگایا اور خود غیرت دار مولوی بھی شرمندگی سے سرنگون ہو گئے۔ پھر مولوی
محمد حسین صاحب پنجابی مرد میدان بنے اور فرمانے لگے کہ آپ[1] صاحبون نے ہمارے
علم کو گاے بیل کے علم سے تشبیہ دی ہی اور ہمکو ایک خط لکھا ہی۔ مولوی احمد حسن خانصاحب
رامپوری نے فرمایا کہ لاییے وہ خط کہان ہی اس کو سنکر ہر ایک آپسمین ایک دوسرے کو
دیکھنے لگا۔ مولویصاحب رامپوری نے باواز بلند کہا کہ مولویصاحب قرآن مجید مین خدا تعالے
نے جھوٹے پر لعنت کی ہی یہ صریح جھوٹ۔ اگر سچ ہو تو خط پیش کرو ورنہ لو یہ رسالہ
حفظ الایمان اور براہین قاطعہ جو تمھارے سرگروہ مولوی اشرفعلی تھانی اور خلیل احمد
انبیٹھی اور رشید احمد گنگوہی کی تصنیف سے ہین ہم پیش کرتے ہین جسمین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلون اور جانورون کے علم کی مانند بتلایا ہی۔ اور شیطان
لعین کے علم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کم لکھا ہی۔ نعوذ باللہ منہا اس کو سنکر
وہابیہ علما کی عجیب حالت تھی۔ ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ اب کہین تو کیا کہین
علما کا مقابلہ۔ کتابین سب موجود۔ آخر مولوی حسین شاہ صاحب بول اٹھے کہ ہم ہارے

[1] یہ اپنے گمان مین اوس اعتراض کا جواب دیا کہ کوئی بات بیہودہ اور مذاق کی نہ ہونی چاہیے ۱۲

ہم ہارے مگر مولوی صاحب پوری غضب سے کہ مجاہد تھے کہ ہارے ہوئے اور بڑھے
ہوئے کا بھی پیچھا چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ ادھر سے ہم ہارے ہم ہارے کی صدا
بلند تھی اِدھر مولانا رحیمودی صاحب پکار کر فرماتے جاتے تھے۔ مولانا ہار جیت تو
جوا رپون مین ہوا کرتی ہی یہ تو مناظرہ علمی ہی تحقیق کر لو اپنے عقیدہ کو [illegible] کر دیا اُن
لوگون کی نسبت کہ جنھون نے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی [illegible]
مین کی ہی جو تمھارا ایمان کہے وہ کہو۔ علما کا کام یہ ہی کہ مسلمانون کے اندر سے جھگڑے
اور فساد کو رفع کرین نہ یہ کہ ایسی ایسی باتین لیکھکر مسلمانون مین جھگڑا ڈالین۔ مین
آپ صاحبون سے شاگرد اور جاہل بنکر سوال کرتا ہون اور آپ صاحبون پر جواب دینا
واجب ہی۔ اگر جواب نہ دوگے تو قیامت کے دن دوزخ مین آگ کی لگام تمھارے
مُنھ مین ڈالی جاویگی۔ اور گونگے شیطان بناکر قبرون سے اُٹھائے جاؤگے۔ تم
پانچ عالم ہو سب ملکر جواب دو یہ میدان مناظرہ ہی۔ چُپ بیٹھنا تھا تو گھر سے باہر کیون
نکلے تھے اور وہ سوال یہ ہی (سوال) شخص یہ کہے کہ شیطان اور ملک الموت کی
یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کی کونسی نص
قطعی ہی یا یہ کہے کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہین تو اسمین حضور کی کیا تخصیص۔ ایسا علم غیب
تو ہر نبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہی۔ اوس نے نبی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی توہین کی یا نہین۔ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب
دیا گیا ہی جتنا ہر پاگل و چوپایہ کو حاصل ہی ایسا کہنے والا آپ صاحبون کے نزدیک
مسلمان ہی یا کافر اور جو اوسے مسلمان جانے وہ مسلمان ہی یا کافر۔ اس سوال کے
پیش ہونے پر پانچون صاحبون کی عجیب حالت تھی آپسمین بخشین ہو رہی ہین دانتون
پیسنے آرہے ہین گویا سوال ہی کہ جنبش نہین کھاتا اوسوقت کی شرمائی صورتون لجائی انکھڑیون کملائی مکھڑیون کا مین عجب دلکشا ہی بیک کرکیا چمک کر

جھجھکنا اپنے سائے سے آپ ہی بھڑکنا تھنون کا پھڑکنا اُبھر کر سمٹنا سانسون کا
اوٹھنا چھاتیون کا پھٹنا افسوس بھری ہتھیلیون پر مل کر اولٹنا قابل تماشا ہے
اوسان خطا ہین حواس باختہ چہرہ زرد پڑگیا [illegible] ہین ایک
رنگ آتا ہے اور ایک جاتا مگر کسیکی سمجھ مین کچھ نہین آتا اور واقعی یہ ایسا ہی گرم دودھ تھا
کہ نہ اگلتے بنی نہ نگلتے اگر ہان کہتے ہین تو اپنے اقرار سے اپنے پیر و مرشد پر کفر کا
فتوی دیکر خود اقراری کافر مرتد ہوتے ہین اور اگر نہین کہتی ہین تو حسام الحرمین علی نحر الکفر
والمشرکین انکی گردن زدنی کو موجود ہی وہابیہ کے پانچوین سوار میدان والناس می فہمند
کے شہسوار اتنا ضرور بولے کہ بھائی ہمنے تو توہین نہین کی رسول اللہ (صلی اللہ تعالے
علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی جو توہین کریگا اپنی گور بھریگا ہمسے کیا واسطہ اسپر
جناب مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب نے فرمایا حضرات آپ لوگ مرد میدان
مناظرہ بنے ہین آپ سے سوال ہوا جواب دیجے یہ رونا کیا کام دیگا آپ سے
کیون واسطہ نہین اور اگر ایسا ہی تھا تو جو شخص عرس فاتحہ تیجہ چہلم وغیرہا کرتا تھا وہ بھی
اپنی ہی گور بھرتا آپ نے کیون تکلیف فرمائی اس کا جواب بجز خاموشی کیا تھا جو دیتے
ان متواتر شکستون اور ماتون نے علماے وہابیہ کے حوصلے پست کردیے ناچار
ایسی سکوت کی ٹھہرائی کہ گیارہ بجے سے ۲ بجگئے اور کوئی جواب نہین ۲ بجنے پر
اصرار شروع کیا کہ صاحب چلیے نماز کو اُٹھیے ۲ بجگئے (اپنے میواتیون سے) چلو اُٹھو
پانی لاؤ صف بچھاؤ اذان کہو نماز کا وقت ہوگیا ۲ بجگئے۔ اونکے کئی بار کے اصرار پر
جناب مولانا صاحب مدظلہ نے فرمایا حضرات نماز آپکی نہین جو اسقدر تقاضا کررہے
ہین نہ ہم لوگون سے نماز پڑھوانا آپ پر واجب ہی آپ پر ہمارے سوال کا جواب دینا
واجب ہی جواب دیجیے اپنے واجب کو ادا کیجیے مولوی عبد القادر صاحب بولے
کہ حرمین مین تو نماز حنفیہ کی اول ہی وقت ہوجاتی ہی جناب مولانا صاحب نے فرمایا

یہان تو چار دن مصلی ہین اگر حنفیہ اول وقت نہ پڑھ لین تو اور مذاہب والون کو
وقت ہو لیتا پر ہمکہ کھلا آسمان ہے کیا ابھی مثل ثانی نہین ہوا جناب مولانا صاحب نے
فرمایا آپ لوگ گھبرائین نہین آج تقریبًا ساڑھے چار بجے تک ظہر کا وقت ہے ابھی تو
دو ہی بجے ہین تقریبًا ڈھائی گھنٹے وقت باقی ہے آپ لوگ صبر جواب دیدیں
انشاء اللہ تعالی سب لوگ ایک ہی ساتھ نماز پڑھین جواب نہ دینا تھا نہ دیا آخر
عیدگاہ کے اندر وہابیون کی نماز علیحدہ ہوئی اور سُنیون کی جماعت علیحدہ۔ اُسوقت
کچھ خفیف بارش ہونے لگی۔ مولویان وہابیہ نے موقع پاکر چلنے کی ٹھہرائی کہ وہابیان
نور نے کہا کہ جبتک علمای اہل سنت نہ چلے جاوین آپ صاحب نہ جاوین۔ ورنہ ابھی
ہار ہو جاوے گی۔ مجبورًا پھر ٹھہر گئے۔ اسی اثنا مین قاضی صاحب تاوڑو سے نبطہ
نہ ہو سکا اور اُنھون نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ وہ فتوی جو مکہ مدینہ سے آیا ہی ضرور مسلمانون
کو سُنا دیا جاوے۔ اسکے جواب مین مولوی محمد حسن پنجابی نے بڑی تیزی اور خفگی
سے کہا کہ کتاب سُنائی اور دنگا فساد ہوا۔ جناب مولانا مولوی ظفر الدین صاحب مدظلہ
نے فرمایا آخر یہ کیون مسلمانون کے سامنے مکہ مدینہ کے علما کا فتوی سُنایا جاوے پھر
دنگا فساد ہو مولوی محمد حسن صاحب بولے جسکے مخالف ہو گا کسطرح ضبط کر سکے گا
جناب مولانا صاحب نے سبھون کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اب تو آپ حضرات نے
اچھی طرح جان لیا کہ یہی وہ حضرات ہین جنپر باتفاق علماے حرمین شریفین نے کفر کے
فتوے دیے ہے بلکہ جو اُنھین کا فر نہ جانے اوسے بھی کافر فرمایا یہ کتاب موجود ہی خود
مولویصاحبان دیکھ سکتے ہین۔ آخر یہودیون کے بچے بچے نے اچھی طرح جان لیا کہ
جس مذہب کی بنا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاے کرام کی توہین پر ہو وہ

تقریبًا ایسلیے کہ وقت تحقیقی جلدی ۲ ط ح ط ح ط ت یعنی ۲ بجکر ۲۹ منٹ ۴۸ سکنڈ ۹ ۴۳ ۱۲ آہی اور اسٹینڈرٹ ریلوے وقت ۲ ناو ط ح ط ت یعنی ۲ بجکر ۵۱ منٹ ۳۶ سکنڈ ۹ ۴۳ ۱۲ ہو کر
فصل طول نوح ضلع گڑگاون کا گاؤں ہے ۱۲

مذہب معلوم اہل مذہب معلوم ہو مولوی حسن صاحب ہم ہی جاہلون مین عالم بے بدل
فاضل بیمثل بنے ہوسے ہین اگر کچھ بھی علم ہوتا تو ایسے ایسے ۔ شروع مناظرہ
مین مولوی ارشاد علیصاحب کی علمی گرفت پر یہ کہدیا کہ مین آپ سے مناظرہ نہین کرتا
مولانا مولوی محمد رکن الدین صاحب ہی سے مناظرہ کرونگا۔ جب مولانا محمد رکن الدین صاحب
مناظرہ ہوئے اور عرس اور تیجہ وغیرہ کے ثبوت مین کتابون کا حوالہ دیا تو اُسپر بھی چپ
ہوگئے۔ اور ایسی ہیبت حق طاری ہوئی کہ پھر مولوی حسن نے تو بولنے کا نام ہی
نہین لیا۔ اب جب سوال پیش ہوا ہی جسپر کفر اور اسلام ظاہر ہوتا تو بھی کچھ جواب
نہین نہ اونکے معین چار مناظر جواب دیتے ہین۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم۔ آخر چھ گھنٹے کامل سکوت اور لاجوابی علماے وہابیہ کی دیکھکر لوگون نے
مشورہ کیا اور شمشیر خان ذیلدار نوح کو آمادہ کیا کہ تم اس جلسہ کو ختم کراؤ۔ مجبور شمشیر خان
ذیلدار نے کھڑے ہوکر پانچ بجے کے بعد پکار کر یہ کہدیا کہ ہم لوگون کو سب معلوم ہوگیا
اب دونون طرف کے سردار ایک ساتھ اُٹھکر اپنے اپنے فرودگاہ کو تشریف لیجاوین
اور آپسمین مصافحہ کرلین۔ اسپر جناب مولانا مولوی ظفر الدین صاحب نے فرمایا کہ جب
ہمارے اور اونکے عقائد مین ہی اختلاف ہی اور کفر اور اسلام کا فرق ہی تو مصافحہ
کیسا۔ اسی پر فریقین اُٹھ کھڑے ہوئے سُنیان میوات بلکہ مذبذبین بلکہ اونکو دیکھا دیکھی
بعض مکروہ تحریکی بھی علماے اہل سنت سے مصافحہ و تقبیل ایادی کرتے ہوئے علماے
اہل سنت مظفر و منصور کے ساتھ کھیڑلا روانہ ہوے اودھر وہابیان نوح بہزار رسوائی
شرک۔ کفر اور بدعت کی گٹھری سر پر رکھکر نوح کو روانہ ہوئے۔ یہ سچا سچا حال
مناظرہ کا جہانتک مجھکو یاد رہا لکھا۔ ان واقعات کو نوح کے ہنود تک جانتے ہین
جو کسی فریق مین سے شامل نہین۔

اطلاع

سلانو علمائے اہل سنت اورنگی۔ بریلوی۔ رآمپوری کا شکریہ تہ دل سے ادا کرو جنکی بدولت تمکو مذہب وہابیہ سے واقفیت حاصل ہوئی۔ مولویان دیوبندی اور انکے پیشوا المسلام مولوی رشید احمد گنگوہی و اشرفعلی تھانوی وخلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ کے عقائد و اعمال کی حقیقت تمپر کھلی۔ اور جسکو اب بھی شبہ ہو وہ پھر انکی کتابون کے صفحے اور سطر کے حوالے سے مختصر آکر سنلے۔

مولوی حسن وغیرہ اور انکے امام مولوی رشید احمد وغیرہ کے عقائد

عقیدہ (۱) خدائے پاک کا جھوٹ بولنا ممکن ہی (نعوذ باللہ منہا) دیکھو براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس سیتم ساڈھورہ ۲۴۔ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ ص۲

ایضاً (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ملک الموت اور شیطان لعین کے علم سے کم ہی (نعوذ باللہ منہا) دیکھو براہین قاطعہ ص۵۱ سطر ۲۲

" (۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور کا علم ملک الموت اور شیطان سے زیادہ ہی۔ شرک ہی (نعوذ باللہ منہا) دیکھو براہین قاطعہ ص۵۱ سطر ۲۲

" (۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا علم پاگلون اور جانورون کو بھی ہی (نعوذ باللہ منہا) دیکھو حفظ الایمان مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۷، سطر ۲۳

" (۵) مجلس میلاد مبارک حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معاذ اللہ جنم کنھیا کا سوانگ ہی۔ دیکھو براہین قاطعہ صفحہ ۱۴ سطر ۱۳

علاوہ انکے اور بہت سے عقائد باطلہ ہین کہ جو انکی تصانیف مین موجود ہین غرض انکی شریعت کے اصول عجیب و غریب ہین۔ جنسے نہ کوئی انکا پیرو اور نہ کوئی اوستاد اور نہ کوئی

فقیہ جہنمی مشرک اور بدعتی ہونے سے بچا ہی۔ اسوقت تمکو صرف پانچ عقائد سے آگاہ کیا ہی انھین سے جانکر ان دشمنان دین کا [illegible] سول ہی۔ کیا ان عقائد کو سُنکر اب بھی کوئی مسلمان انکو مسلمان کہیگا۔ ولی۔ بزرگ۔ محدث۔ فقیہ عالم بنیگا۔ پھر لعین۔ ہرگز نہین۔

مولوی حسن وغیرہ اور اونکے امام مولوی رشید احمد وغیرہ کے اعمال

عمل (۱) مسئلہ اختلافی بلا ضرورت بھی جایز ہی۔ دیکھو براہین قاطعہ صفحہ ۱۳۲ سطر ۱ طبع قدیم۔ اسکے یہی معنی ہوئے یا کچھ اور۔ کہ تقلید امام واجب کی واجب نہین جسجگہہ جی چاہا بلا ضرورت بھی دوسرے امام کا مسئلہ لے لیا۔ تو بولو نوح اور میوات کے وہابیو یہ ٹھیٹ لامذہبی نہین ہی تو اور کیا ہی۔ کیا اب بھی مولوی حسن اور اونکے پیر مولوی رشید احمد وغیرہ کو سُنّی کہوگے۔

عمل (۲) وتر کی ایک رکعت کو قوت ہی۔ دیکھو براہین قاطعہ صفحہ ۴ سطر ۱۶ کیون وہابیو اب بھی مولوی حسن اور اونکے پیر کو حنفی کہوگے۔ اس مسئلہ مین پوری حمایت لامذہبون کی ہی یا نہین۔

" (۳) جو کوئی تراویح کی آٹھ رکعت کو سنت جانے نہ بیس کو۔ وہ قابل اعتراض نہین۔ دیکھو براہین قاطعہ صفحہ ۵ سطر ۱۔ کیون صاحب اس مسئلہ سے بھی تمھاری ناک مین لامذہبی کی بُو آئی یا نہین۔ آخر علماء اہلسنت کا پکارنا بلاوجہ تو نہین تھا جو مناظرہ مین پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ مولوی حسن کے شرائط مناظرہ سے بُوے لامذہبی آرہی ہی۔ یہی وجہ تھی کہ مولوی حسن نے اپنا مذہب معین نہین کیا

" (۴) [illegible] ایک وقت کی نماز کے فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اوس سے حج ساقط ہی دیکھو براہین قاطعہ صفحہ ۲۷۰ سطر ۱۹۔ منکر حیاء طلب آدمیون کے لیے اچھی ستاونی

لکھدی۔ وہ کہدیا کرینگے کہ ہمین جہاز اور اونٹون کے سفر مین بیشک اندیشہ ہو کہ بعض نمازین وقت پر ادا نہ ہوسکین گی لہذا ہمپر حج فرض نہین۔ نہین ہم بھوکے پیاسے مولوی رشید احمد سے [illegible] مرید ین کے لیے لکھا ہر شخص کہ وہ خوب جانتے تھے کہ ہمارے مرید رشید مکہ معظمہ مین اللہ اور رسول کی توہین اور مسلمانون کے سبب کا فر بنا کر مارے جاوین گے یہ شرعی مسئلہ اسقاط حج کا اونکے لیے ہو سو ہو کام اویگا شاباش ع این کار از تو آید مرداں چنین کنند۔

عمل ۵ دیسی کوے حلال ہین۔ میوا تیو۔ تمھارے باپ دادا ؤن نے بھی کبھی کسی عالم سے اس مردار کو حلال سُنا تھا۔ سبحان اللہ ان تمھارے امام کی پاک طبیعت نے کیا لطیف غذا انتخاب فرمائی ہی۔ تمھارے لیے قحط سالی مین گدر کی صورت نکالی ہی۔ مگر کمبخت ہاتھ بڑی مشکل سے آتا ہی۔ سچ کہنا مولوی حسن نے بھی کھایا ہی یا نہین یا یہ حکم تم غریبون ہی کے لیے ہی۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے۔ پانچ اعمال بھی آپ صاحبون کو دکھلا دیے گئے اور بہت سے مسائل ہین جو مذہب اہل سنت کے خلاف ہین۔ ان لوگون کا مذہب اپنی شریعت طبعزاد سے نئے نئے حکم نکالکر مسلمانون مین اختلاف ڈالنے کا ہی۔ غرضی شہرت اور ناموری اور فریفتہ ہی درکار ہی۔ بڑے بڑے گاؤ نمین سے جمعہ کا بند کرا دینا بھی انھین مولوی حسن صاحب کے ہاتھ کا کرتب ہی جو باپ کے بھی خلاف ہی

خاص چوتھے جھوٹ مولوی حسن صاحب کے جو ہمکو آفتاب سے زیادہ روشن ثابت ہوئے

جھوٹ (۱) پیر جی عبد اللطیف شاہ صاحب ساکن فیروزپور کے خط مورخہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مین مولوی شرافت مع تیام۔ عزیز۔ تیجہ۔ چہلم مروجہ صولہ پیر جی صاحب کو مولوی حسن صاحب کا تسلیم کر لینا اور ۲۷ محرم ۲۶ھ کے خط مین پھر اپنی انھین مسلمات شہادتی کو جھٹلا دینا (یہ اصلی خطوط مولانا موصوف کے پاس موجود ہین) (۲) مرض بخار کو مناظرہ کے سبب وقعات جھوٹے مشتہر کرنا، اسکی شہادت مین اہل محلہ

دستخط موجود ہین۔ اور جمعہ کی نماز کا اوسوقت سے آجتک جاری رہنا (۳) خاص مولانا رکن الدین صاحب سے بحوالہ کتب نام رکھاکر خاموش ہوجانا اور پھر فیروزپور ہونکے ظاہر کرنا کہ مولانا نے مجھسے فتوٰی نہین کیا۔ (۴) استہتار نامی خود لکھکر چھپوانا اور پھر اوسکو رجوع مین مولوی حسن نے تقسیم کرانا اور یہ فریب کیروقت جب مولوی احمد حسین خانصاحب امروہوی نے مواخذہ کیا تو پہلے لاعلمی بیان کی پھر اقرار کرلیا (۵) شاہ عبدالحق دہلوی وشاہ عبدالرحیم دہلوی وشاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کو وہابی بنادیا یعنی ایک خط مین یہ لکھا کہ یہ حضرات ہمارے ہی موافق ہین یہ پانچ صریح جھوٹ مولوی حسن کے ناظرین نے ملاحظہ فرمائے۔ جاے غور ہی کہ جب امامون اور پیشواؤن کے ایسے حالات اور واقعات ہون تو متبعین اور مقلدین کا کیا پوچھنا ہے۔ خدا کیواسطے بھولے بھالے مسلمانو۔ ایسی قوم سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اپنے گانو کی سرحدون پر انکا سایہ بھی نہ پڑنے دو۔ مسجدون مین نہ ٹھہرنے دو۔ انکے پیچھے نمازین نہ پڑھو۔ انکی ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔ انسے بیاہ شادی سب ناروا ہی۔ یہ فرقہ اہل سنت سے علیحدہ ہوگیا مثل دیگر فرقون گمراہ رافضی۔ خارجی۔ معتزلہ۔ لامذہبون کے ہوگیا۔ اگر کسی کو شک ہو تو مکہ۔ مدینہ روم۔ شام۔ بلخ۔ بخارا۔ کابل۔ جہان جہان سلطنت اسلامی ہی وہان انکے عقائد بھجوا کر دریافت کرلو۔ اور یہان بھی اونکے فتوے دیکھ لو۔ نام بنام علماے حرمین نے مولوی رشید احمد گنگوہی وخلیل احمد انبیٹھوی واشرف علی تھانوی وغیرہ ائمہ وہابیہ کو کافر و مرتد لکھا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ جو کوئی انکے اقوال اور عقائد پر مطلع ہونے کے بعد پھر انکو مسلمان بھی جانے (ولی و بزرگ تو کیسا) وہ بھی کافر ہی۔ بلکہ انکے کفر مین ذرا شک کرنیوالا ادنی توقف کرنیوالا بھی کافر ہے۔ اب بھی اگر کوئی مولویان فیروزپوری وغیرہ سے مسئلہ دریافت کریگا تو اپنا دین وایمان تباہ کریگا اور گروہ وہابیہ مین سے شمار کیا جاوے گا۔

مجھکو تعجب ہی کہ مولوی حسن وغیرہ فیروزپوری میوات سے روٹی جاتے رہنے کے خیال سے تقیہ کے طور پر جاہل میواتیون کو دھوکے دین اور اپنی برأت ان عقائد اور اعمال سے